بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ / پیر ۲۹ صفر المظفر ۱۴۰۴ھ ۵ فتح ۱۳۶۲ ہش ۵ دسمبر ۱۹۸۳ء / نمبر ۲۷۵

اخبار احمدیہ

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق

"تازہ اطلاع - (مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۸۳ء) -

"قلو کی وجہ سے گلے اور جسم میں بہت درد ہے کمزوری بہت زیادہ ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسمانی کھڑکیاں کھلنے کو ہیں عنقریب صبح صادق ہونیوالی ہے

"اے عزیزو! اے پیارو!! کوئی انسان خدا کے ارادوں میں اس سے لڑائی نہیں کر سکتا۔ یقیناً سمجھ لو کہ کامل علم کا ذریعہ خدائے تعالیٰ کا الہام ہے۔ جو خدائے تعالیٰ کے پاک نبیوں کو ملا..... وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا اور اپنے مناسب مقام پر ٹھہرا۔ اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے تاکہ تم اس پانی کو پی سکو۔ یہی کرنا چاہیئے کہ افتاں و خیزاں اس چشمہ تک پہنچو۔ پھر اپنا منہ اس چشمہ کے آگے رکھ دو تا اس زندگی کے پانی سے سیراب ہو جاؤ۔ انسان کی تمام سعادت اسی میں ہے کہ جہاں روشنی کا پتہ لگے اسی طرف دوڑے اور جہاں اس گم گشتہ دوست کا نشان پیدا ہو اسی راہ کو اختیار کرے۔ دیکھتے ہو کہ ہمیشہ آسمان سے روشنی اترتی اور زمین پر پڑتی ہے۔ اسی طرح ہدایت کا سچا نور آسمان سے ہی اترتا ہے انسان کی اپنی ہی باتیں اور اپنی ہی اٹکلیں سچا گیان اس کو نہیں بخش سکتیں۔ کیا تم خدا کو بغیر خدا کی تجلی کے پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر اس آسمانی روشنی کے اندھیرے میں دیکھ سکتے ہو؟ اگر دیکھ سکتے ہو تو شاید اس جگہ بھی دیکھ لو، مگر ہماری آنکھیں گو بینا ہوں تاہم آسمانی روشنی کی محتاج ہیں اور ہمارے کان گو شنوا ہوں تاہم اس ہوا کے حاجتمند ہیں جو خدا کی طرف سے چلتی ہے۔ وہ خدا سچا خدا نہیں ہے جو خاموش ہے اور سارا مدار اٹکلوں پر ہے۔ بلکہ کامل اور زندہ خدا وہ ہے جو آپ اپنے وجود کا پتہ دیتا رہا ہے اور اب بھی اس نے یہی چاہا کہ آپ اپنے وجود کا پتہ دیوے۔ آسمانی کھڑکیاں کھلنے کو ہیں عنقریب صبح صادق ہونے والی ہے۔ مبارک وہ جو اٹھ بیٹھیں اور اب سچے خدا کو ڈھونڈیں وہی خدا جس پر کوئی گردش اور مصیبت نہیں آتی جس کے جلال کی چمک پر کبھی حادثہ نہیں پڑتا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۹ - ۱۳۰)

فرانس میں جماعت احمدیہ کی تنظیم

محترم شیخ مبارک احمد صاحب انچارج مشنری انگلستان اکتوبر ۱۹۸۳ء کے آخر میں ایک ہفتہ کے لئے فرانس تشریف لے گئے تھے۔ انہوں نے اطلاع دی ہے کہ پیرس میں مکرم عبدالحمید صاحب آف ماریشس کے مکان پر احباب جمع ہوئے اور عہدیداران جماعت کا انتخاب عمل میں آیا اس موقعہ پر پچیس احباب نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر تحریک جدید میں احباب نے پندرہ ہزار فرانک کے وعدے کئے۔ خاصی رقم کی اسی وقت ادائیگی بھی ہو گئی۔

جماعت کے احباب کے علاوہ مکرم شیخ صاحب نے پیرس کے ایک مشہور اخبار کے ادارے سے ملاقات کی۔ اخبار کے ادارہ میں ایک دوست مذاہب اور افریقہ کے حالات کے ماہر بھی تھے۔ اس ملاقات میں تبلیغ اور احمدیت کے تعارف کا بہت اچھا موقعہ ملا۔ فرانسیسی زبان میں "اسلامی اصول کی

(باقی صفحہ ۵ پر)

جماعتہائے بیرون پاکستان کے

تحریک جدید کے وعدے قریباً ۳۱ لاکھ روپے ہو گئے

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیرون پاکستان جماعتوں اور احباب میں اخلاص اور جذبہ قربانی میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی طرف سے نئے سال کے اعلان کا پیغام پہنچتے ہی تحریک جدید کے وعدے پہلے سے بڑھکر فوری آنا شروع ہوئے۔ اب تک وعدوں کی میزان خدا کے فضل سے قریباً ۳۱ لاکھ روپے ہو چکی ہے ابھی بعض جماعتوں کی رپورٹیں آنا باقی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کی قربانی کو قبول فرمائے ان کے نفوس اور اموال میں بیحد برکت ڈالے اور انہیں بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

(وکیل المال ثانی، تحریک جدید ربوہ)

جماعتہائے احمدیہ بیرون پاکستان میں غیر معمولی بیداری

آئیوری کوسٹ کے وعدہ جات تحریک جدید اڑھائی لاکھ فرانک سے بڑھ گئے:

آئیوری کوسٹ سے مکرم مولوی عبدالرشید صاحب رازی امیر و مبلغ انچارج نے اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت میں ایک خاص بیداری ہے چنانچہ امسال تحریک جدید کے مالی جہاد میں دو لاکھ ساٹھ ہزار فرنک کے وعدے پیش کئے ہیں۔ جبکہ گزشتہ سال ایک لاکھ نوے ہزار فرانک کے تھے اور ادائیگی سو فیصد تھی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

(وکیل المال ثانی) تحریک جدید ربوہ)

کیا ہر جماعت کا ہر کمانیوالا فرد صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی عظیم بابرکت تحریک میں شامل ہے؟

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر مسعود احمد، پرنٹر سید عبدالحی مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹ر صفر ۱۴۰۴ھ
۵ر فتح ۱۳۶۲ ہش

عام انسانی اجتماعوں سے یکسر مختلف اجتماعِ عظیم

وہ مبارک ایام جن کے انتظار میں ہر سال ہی ہم گن گن کر دن گزارتے ہیں اب بالکل قریب آ گئے ہیں بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہے کہ وہ مبارک ایام اب آیا ہی چاہتے ہیں۔ احباب جماعت جو سارا سال ہی انتظار میں گزارتے ہیں خوب جانتے ہیں کہ وہ ہمارے مقدس و بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ کے مبارک ایام ہیں۔

ہمارا یہ جلسہ جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح فرمایا ہے عام انسانی جلسوں سے یکسر مختلف ہے۔ کیوں نہ مختلف ہو جبکہ آج سے ۹۱ سال قبل اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اس حال میں اپنے ہاتھ سے رکھی کہ ابھی بہت تھوڑے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ پھر بنیادی اینٹ رکھنے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بشارت دی کہ اگرچہ آج آپ کی آواز پر لبیک کہنے والے تھوڑے ہیں لیکن یہ تھوڑے نہیں رہیں گے۔ آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس جلسہ میں آ جمع ہونے والوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی یہاں تک کہ ان کی کثرت اور تعداد میں برکت لوگوں کی نگاہوں میں عجیب ہو جائے گی۔ یعنی اس رجوع خلق پر وہ تعجب کا اظہار کریں گے۔ پھر خدا تعالیٰ نے یہ بشارت بھی دی کہ یہ جلسہ جس کی آج بنیاد رکھی جا رہی ہے بہت جلد ایک بین الاقوامی اجتماع کی شکل اختیار کر لے گا۔ ملک کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے دور و دراز کناروں تک سے لوگ کھنچے آئیں گے اور دنیا دیکھے گی کہ یہ جلسہ ایک قوم کا اجتماع نہیں بلکہ قوموں کے اجتماع عظیم کی حیثیت رکھتا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ اپنے متبعین کو جو ابھی تعداد میں زیادہ نہیں تھے جلسہ سالانہ کے تعلق میں ملنے والی آسمانی بشارتوں سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

"مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

پھر سیدنا حضرت اقدسؑ نے واضح فرمایا کہ اس مقدس جلسہ میں اقوام عالم کے نمائندے اس لئے آ جمع ہوا کریں گے کہ یہ جلسہ بہت بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ایک یہ کہ اس جلسہ میں شریک ہونے والوں کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملے۔ دوسرے یہ کہ ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ تیسرے یہ کہ جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں۔ چوتھے یہ کہ اس مبارک موقعہ پر اقوام عالم کے نمائندوں کے آ جمع ہونے اور تدابیر حسنہ پر غور کرنے کے نتیجہ میں کرۂ ارض پر اسلام کے پھیلنے اور غالب آنے کی راہیں کھلیں۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ نے ان بابرکت مصالح کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہونگے ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں اور اسلام کے تفرقہ مذاہب سے بہت لرزاں اور ہراساں ہیں۔ چنانچہ انہی دنوں ایک انگریز کی میرے نام چٹھی آئی جس میں لکھا تھا کہ آپ تمام جانداروں پر رحم رکھتے ہیں اور ہم بھی انسان ہیں اور مستحق رحم کیونکہ دین اسلام قبول کر چکے اور اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم سے اب تک بے خبر ہیں۔ سو بھائیو یقیناً سمجھو کہ یہ ہمارے لئے ہی جماعت تیار ہونے والی ہے۔ خدا تعالیٰ کسی صادق کو بے جماعت نہیں چھوڑتا انشاء اللہ العزیز سچائی کی برکت ان سب کو اس طرف کھینچ لائیگی خدا تعالیٰ کا آسمان پر یہی چاہا ہے اور کوئی نہیں کہ اس کو بدل سکے۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

جلسہ سالانہ کے ساتھ وابستہ ان بابرکت مصالح اور عظیم الشان آسمانی بشارات

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

یہ شہرِ دوست چلو

یہ شہرِ دوست چلو، سر کے بل بہ عزمِ یقیں
کہ دے رہا ہے صدا تم کو پھر وہ شہرِ حسیں

کھلاتے راہ میں جاؤ خلوص و عشق کے پھول
رہِ وفا کو سجاؤ بہ سجدہ ہائے جبیں

یہ آستانِ محبت بڑھو بصد اخلاص
کہ جان و دل سے ہے تم کو عزیز تر، وہ زمیں

عقیدتوں کے فروزاں چراغ لیکے بڑھو
کہ تم ہو پیکرِ اخلاص، عقیدتوں کے امیں

بہ فخر و ناز بڑھو تم بہ اہتزاز بڑھو
کہ سامنے ہے وہ محبوبِ جاں نواز زمیں

وداد و جذب کی دنیا کے شاہکار ہو تم
ثبات و صبر کا مرکز تمہیں تمہیں ہو تمہیں

دیئے وفا کے جلاؤ دلوں کے آنگن میں
بہاؤ اشک کے موتی یہاں بہ چشمِ نمیں

زباں پہ نعرۂ تکبیر لب پہ صلِّ علیٰ
خراجِ عشق کرو پیش پیشِ یارِ حسیں

یہ شہرِ ربوہ، مساجد میں تم، بہ آخرِ شب
حضورِ دوست جھکاؤ بہ عجزِ خاص جبیں

مزارِ فضلِ عمر پر، بہ صد خلوص و نیاز
دعا کا ہدیہ کرو پیش تم بہ چشمِ نمیں

قبورِ مادرِ مغفور و ناصرِ دیں پر
دعا کے واسطے دو حاضری، بہ قلبِ حزیں

بہشتی مقبرہ بھی ذہن میں رہے پیارو
کہ سو رہے ہیں وہاں عاشقانِ دینِ متیں

بہ راہِ عشق موانع ہیں جاں گداز مگر
لبوں پہ آئے تمہارے گلہ کبھی بھی نہیں

بڑھو بڑھو بہ قلوبِ فگار و زار بڑھو
فقط وہیں پہ ملے گا سکونِ قلبِ حزیں

زہے نصیب! تمہیں میرزا نے بخشے ہیں
متاعِ عشقِ محمدؐ، ضیاء و نورِ یقیں

یہ اسکی نظرِ کرم ہے بہ کائناتِ تقیٰ
فلک نشین کیا تم کو، تم تھے خاک نشیں

کمند ڈالتی ہے تم کو آسمانوں پر
تمہاری زد میں ہیں اے دوستو مہ و پروین

ذرا تو دیکھو تمہیں کون کون دیکھتا ہے
بہ فخر و ناز، بہ حیرت، بہ دیدۂ تحسیں

خدائے محسن و منّان کا ہے شکر و سپاس
یہ زیست جلسۂ سالانہ، آیا پھر ہے قریں

بہ دیدِ نافلۂ مہدیٔ زماں جھومو
بہ اشتیاق سنو پھر، خطابِ پسرِ ذہیں

قریب آ گئی محمود پھر وہ ساعتِ سعد
یہ شہرِ دوست چلو، سر کے بل بہ عزمِ یقیں

(مرزا محمود احمد دارالصدر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا ایک اہم خلق

دیانت

مکرم سید سجاد احمد صاحب
دارالرحمت شرقی ربوہ

آپس کے لین دین کے معاملات میں جو اخلاقی جوہر مرکزی حیثیت رکھتا ہے وہ دیانت داری اور امانت ہے۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ انسان اپنے کاروباری معاملات اور لین دین میں پوری دیانتداری سے جس کا جس کسی پر جتنا لینا دینا ہو ادا کر دے۔ اگر اس کے سپرد کوئی امانت کی گئی ہے تو اسے بجنسہٖ اس کے مالک کو واپس کر دے اس کو عربی میں امانت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم نے بنی نوع انسان کے سپرد کی جانے والی شرعی ذمہ داری کو بھی امانت کے لفظ سے بیان فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے:۔

"اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ"

(الاحزاب: ۷۳)

ہم نے کامل امانت (یعنی شریعت) کو آسمانوں۔ زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تھا۔ لیکن اس کے اٹھانے سے انہوں نے انکار کر دیا اور وہ اس عظیم ذمہ داری کے بوجھ سے ڈر گئے۔ لیکن انسان نے اسے اٹھا لیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کی توضیح میں لکھا ہے کہ:۔

"ہم نے اپنی امانت کو جو امانت کی طرح واپس دینی چاہیئے تمام زمین و آسمان کی مخلوق پر پیش کیا۔ پس سب نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈرے کہ امانت کے لینے سے کوئی خرابی پیدا نہ ہو مگر انسان نے اس امانت کو اپنے سر پر اٹھا لیا کیونکہ وہ ظلوم اور جہول تھا ..... وہ خدا کے لئے اپنے نفس پر ظلم اور سختی کر سکتا تھا اور ایسا خدا تعالیٰ کی طرف جھک سکتا تھا کہ اپنے نفس کو فراموش کر دے۔ اس لئے اس نے منظور کیا کہ اپنے تمام وجود کو امانت کی طرح پاوے اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کر دے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۹)

آیت محولہ بالا میں شریعت کاملہ کو ایک خدائی امانت بتایا گیا ہے جو انسانوں کے سپرد کی گئی۔ اس خدائی امانت کا حامل "الانسان" ہر وہ انسان ہے جس نے اس بوجھ کو اٹھایا لیکن خاص طور پر یہاں "الانسان" سے مراد انسانِ کامل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو اس عظیم الشان ذمہ داری اور بارِ امانت سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہوئے ؎

"آسماں بار امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند"

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری زندگی امانت و دیانت کی عدیم النظیر مثال ہے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور عہدوں اور مخلوق کی امانتوں اور عہدوں کو ادا کرنے میں بسر ہوا۔ جس کا اعتراف آپ کے متعصب ترین مخالفوں کو بھی کرنا پڑا۔ باسورتھ سمتھ لکھتا ہے:۔

"یہاں (سیرتِ محمدی) پورے دن کی روشنی ہے جس میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کا ہر پہلو روزِ روشن کی طرح نمایاں ہے۔"

(سیرۃ محمدؐ مصنفہ باسورتھ سمتھ صفحہ ۱۰۸)

مندرجہ بالا حوالہ متعدد حوالوں میں سے ایک بطور مثال پیش کیا گیا ہے ورنہ متعدد غیر مسلموں نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ رسول کریمؐ کی زندگی کا ہر لمحہ عفت و پاکیزگی اور دیانت و امانت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں امانت کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے دمِ واپسیں تک شریعت کی خدائی امانت کو ادا کرنے کا حق پورا کیا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً جو احکامات و ارشادات شریعت کاملہ کی امانت کے تحت نازل ہوتے رہے ان سب پر نہ صرف خود بحدِ کمال عمل پیرا ہوئے بلکہ دنیا والوں تک بھی ان احکامات و فرامین کے پہنچانے میں دن رات ایک کر دیا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کو یہ کہنا پڑا

"لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ"

آپؐ نے بڑے استقلال۔ استقامت اور لگن کے ساتھ اس امانت کی ادائیگی کا حق پورا کیا۔ ثابت قدم رہے اور اس راہ میں تمام شدتوں۔ سختیوں اور مشکلوں کو اپنے نفس پر گوارا کر کے اپنے مولا کا حکم بجا لائے اور جو شرط مجاہدہ اور وعظ و نصیحت کی ہوتی ہے وہ سب پوری کی اور امانتِ الٰہی کے ادا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور اس لحاظ سے آپ "الامین" قرار پائے۔ اور جو فرشتہ آپؐ پر اللہ تعالیٰ کے احکام لانے کے لئے مقرر کیا گیا اسے بھی "الامین" نام دیا گیا۔ جیسا کہ فرمایا:۔

"نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ"

(الشعراء: ۱۶۴)

اس پیغام کو لے کر ایک امانتدار کلام بردار فرشتہ (جبریل) ترے دل پر اترا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے رسول کریمؐ کو اس خطاب سے نوازتے ہوئے فرمایا:۔

"مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ"

(التکویر: ۲۲)

وہ مطاع بھی ہے اور اس کے ساتھ امین بھی۔

چونکہ یہ رسولؐ ہے اس لئے اس پر کلام الٰہی اترنا چاہیئے تھا اور پھر اس کے غیر معمولی دعویٰ کے بعد ایک فرماں بردار اور اطاعت گزار جماعت اسے دی گئی ہے اس لئے یہ صادق و مصدوق ہے اور دشمنوں کے اقرار کے مطابق بھی یہ امین ہے۔ پس جب یہ کہتا ہے کہ یہ کلام خدا کا ہے اور ایک عظیم امانتِ الٰہی اس کے سپرد کی گئی ہے تو یقیناً یقیناً اس کا دعویٰ مبنی بر حقائق اور سچائی کی اعلیٰ اقدار کا حامل ہے۔

قرآن کریم نے "امین" کا لفظ اکثر رسولوں کی صفت میں استعمال کیا ہے۔ اس لحاظ سے کہ انہوں نے اپنی امت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:۔

"اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ"

(الشعراء: ۱۰۸۔ ۱۲۶۔ ۱۴۴۔ ۱۶۳۔ ۱۷۹)

میں تمہارے لئے امانت دار قاصد ہوں۔

یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام (بصورت امانت) مجھے ملا ہے وہ بلا کم و کاست تم کو پہنچاتا ہوں اور اس میں اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی نہیں کرتا۔

مکارمِ اخلاق:

امانت کی ادائیگی مکارمِ اخلاق اور اعلیٰ ترین نیکیوں میں شمار ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کی یہ صفت بیان فرمائی ہے:۔

"وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ"

(المومنون: ۶)

یعنی مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں:۔

"وہ حتی الوسع خدا اور اس کی تمام مخلوق کی تمام امانتوں اور تمام عہدوں کے ہر ایک پہلو کا لحاظ رکھ کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرتے ہیں اور جہاں تک طاقت ہے اس راہ پر چلتے ہیں۔ خدا کے عہدوں سے مراد وہ ایمانی عہد ہیں جو بیعت اور ایمان لانے کے وقت مومن سے لئے جاتے ہیں۔ جیسے شرک نہ کرنا۔ خونِ ناحق نہ کرنا وغیرہ ..... وہ مومن ..... حتی الوسع اپنی موجودہ طاقت کے موافق ..... کوئی پہلو تقویٰ کا جو امانتوں یا عہد کے متعلق ہے خالی چھوڑنا نہیں چاہتے ..... اس بات پر خوش نہیں ہوتے کہ موٹے طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے تئیں امین اور صادق العہد قرار دے دیں۔ بلکہ ڈرتے رہتے ہیں کہ درپردہ ان سے کوئی خیانت ظہور پذیر نہ ہو..... بلکہ اس خیال سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آجاویں اپنی امانتوں اور عہدوں میں دور دور کا خیال رکھ لیتے ہیں اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دوربین سے اس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں تا ایسا نہ ہو کہ درپردہ ان کی امانتوں اور عہدوں میں کوئی فتور ہو۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۰-۵۱)

مزید فرماتے ہیں:۔

"مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں یعنی ادائے امانت اور ایفائے عہد کے بارہ میں کوئی دقیقہ تقویٰ اور احتیاط کا باقی نہیں چھوڑتے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کا نفس اور اس کے تمام قویٰ اور آنکھ کی بینائی اور کانوں کی شنوائی اور زبان کی گویائی اور ہاتھ پیروں کی قوت یہ سب خدا تعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اس نے دی ہیں۔ اور جس وقت وہ چاہے اپنی امانتوں کو واپس لے سکتا ہے۔ پس ان تمام امانتوں کا رعایت رکھنا یہ ہے کہ باریک در باریک تقویٰ کی پابندی سے خدا تعالیٰ کی خدمت میں نفس اور اس کے تمام قویٰ اور جسم اور اس کے تمام قویٰ اور جوارح کو لگایا جائے۔ اس طرح پر کہ گویا یہ تمام چیزیں اس کی نہیں بلکہ خدا کی ہو جائیں اور اس کی مرضی سے نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے موافق ان تمام قویٰ اور اعضاء کا حرکت اور سکون ہو اور اس کا ارادہ کچھ بھی نہ رہے بلکہ خدا کا ارادہ ان میں کام کرے اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں اس کا نفس ایسا ہو جیسا کہ مردہ زندہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے....."

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۰-۸۱)

امین کیلئے خوشخبری:

اسی قسم کے مومنین کو۔ جو اپنی تمام آرزوئیں اور تمام ارادے اور تمام خواہشیں خدا کے سپرد کر دیتے اور نفس امارہ کی تمام عمارتیں منہدم کر کے خاک میں ملا دیتے ہیں اور صحیح معنوں میں اپنا سب کچھ منعم حقیقی کے سپرد کر دیتے ہیں یعنی اپنی امانات واپس کر دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ خوشخبری دی ہے:۔

"جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا شروع کرے تو اسی دن سے بلکہ اسی گھڑی سے بلکہ اسی دم سے خدا تعالیٰ کا رجوع اس کی طرف شروع ہو جاتا ہے اور وہ اس کا متولی اور متکفل اور حامی اور ناصر بن جاتا ہے اور اگر ایک طرف تمام دنیا ہو اور ایک طرف مومن کامل تو آخر غلبہ اُسی کو ہوتا ہے کیونکہ خدا اپنی محبت میں صادق ہے اور اپنے وعدوں میں پورا۔ وہ اس کو جو درحقیقت اس کا ہو جاتا ہے ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ ایسا مومن آگ میں ڈالا جاتا ہے اور گلزار میں سے نکلتا ہے۔ وہ ایک گرداب میں دھکیل دیا جاتا اور ایک خوشنما باغ میں سے نمودار ہو جاتا ہے۔ دشمن اس کے لئے بہت منصوبے کرتے اور اس کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں لیکن خدا ان کے تمام مکروں اور منصوبوں کو پاش پاش کر دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے ہر قدم کے ساتھ ہوتا ہے اس لئے آخر اس کی ذلت چاہنے والے ذلت کی مار سے مرتے ہیں اور نامرادی ان کا انجام ہوتا ہے لیکن وہ جو اپنے تمام دل اور تمام جان اور تمام ہمت کے ساتھ خدا کا ہو گیا ہے وہ نامراد ہرگز نہیں مرتا اور اس کی عمر میں برکت دی جاتی ہے اور ضرور ہے کہ وہ جیتا رہے جب تک اپنے کاموں کو پورا نہ کرے۔ تمام برکتیں اخلاص میں ہیں اور تمام اخلاص خدا کی رضا جوئی میں اور تمام خدا کی رضا جوئی اپنی رضا کے چھوڑنے میں۔ یہی موت ہے جس کے بعد زندگی ہے۔ مبارک وہ جو اس زندگی میں سے حصہ لے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۳)

آیت محولہ بالا کی ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرح تشریح فرمائی:۔

"پھر پانچواں کام مومن کا جس سے پانچویں درجہ تک قوت ایمانی پہنچ جاتی ہے۔ عند العقل یہ ہے کہ صرف ترکِ شہواتِ نفس ہی نہ کرے بلکہ خدا کی راہ میں خود نفس کو ہی ترک کر دے اور اس کے فنا کرنے پر تیار رہے یعنی نفس جو خدا کی امانت ہے اسی مالک کو واپس دیدے اور نفس سے صرف اس قدر تعلق رکھے جیسا کہ ایک امانت سے تعلق ہوتا ہے اور دقائق تقویٰ ایسے طور پر پورے کرے کہ گویا اپنے نفس اور مال اور تمام چیزوں کو خدا کی راہ میں وقف کر چکا ہے اسی طرف یہ آیت اشارہ فرماتی ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ۔ پس جبکہ انسان کے جان و مال اور تمام قسم کے آرام خدا کی امانت ہے۔ جس کو واپس دینا ایمان ہونے کے لئے شرط ہے لہٰذا ترکِ نفس وغیرہ کے یہی معنی ہیں کہ یہ امانت خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر کے اس طور سے یہ قربانی ادا کر دے اور دوسرے یہ کہ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ ایمان کے وقت اس کا عہد تھا اور جو عہد اور امانتیں مخلوق کی اس کی گردن پر ہیں ان سب کو ایسے طور سے تقویٰ کی رعایت سے بجا لاوے کہ وہ بھی ایک سچی قربانی ہو جاوے کیونکہ دقائق تقویٰ کو انتہا تک پہنچانا یہ بھی ایک قسم کی موت ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۲)

اسی ضمن میں فرمایا:۔

"جیسا کہ نفس خدا تعالیٰ کی امانت ہے ایسا ہی مال بھی خدا تعالیٰ کی امانت ہے پس جو شخص صرف اپنے مال میں سے زکوٰۃ دیتا ہے وہ مال کو اپنا مال سمجھتا ہے مگر جو شخص مال کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھتا ہے وہ اپنے تمام مال کو خدا تعالیٰ کا مال جانتا ہے اور ہر ایک وقت خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہے۔ گو کوئی زکوٰۃ اس پر واجب نہ ہو۔"

(حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷۲)

امانتوں کی ادائیگی کے متعلق قرآن کریم کا ارشاد یہ ہے کہ:۔

"اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا"

(النساء: ۵۹)

یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کی طرف لوٹا دو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کے ضمن میں تحریر فرمایا ہے کہ

"امانتوں کو ان کے حقداروں کو واپس دے دیا کرو۔ خدا خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳۹)

نیز فرماتے ہیں:۔

"ہم اسی وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خداوند منعم نے ہمیں دیا ہم اس کو واپس دیں یا واپس دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ ہماری جان اس کی امانت ہے اور وہ فرماتا ہے تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا۔"

(مکتوبات جلد ۲ صفحہ ۴۷-۴۸ حاشیہ مکتوب بنام ڈاکٹر جگن ناتھ صاحب جموں)

معاشرے کی اصلاح:

یہاں لفظ "اہل" وسیع معانی رکھتا ہے۔ اس میں امانتوں کے مالک امانت رکھوانے والے اور جس قسم کی امانت ہے اور جو اس کا اہل ہے۔ سب کا ذکر موجود ہے۔ اسی طرح اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی امانتوں کی ادائیگی کا بھی ارشاد موجود ہے اور معاشرہ اور افراد کے ذریعہ جو امانتیں رکھی اور لی جاتی ہیں ان کا ذکر بھی موجود ہے۔ دراصل اس ارشاد باری میں اسلامی معاشرہ کی اصلاح کا سبق دیا گیا ہے اور امانتوں کی ادائیگی اور معاہدات اور وعدوں اور کفالتوں کی صحیح رنگ میں پابندی کی جائے تو نہ صرف معاشرہ درست ہو جاتا ہے بلکہ معاشرہ میں ایک غیر معمولی اخلاقی بلندی بھی آتی ہے۔ امانت و دیانت کے متعلق اسلامی تاریخ کے بہت سے واقعات میں سے ایک مشہور واقعہ یہ ہے کہ جب اسلامی فوج نے قلعہ خیبر کا محاصرہ کر رکھا تھا اور حالت جنگ تھی اس دوران ایک یہودی رئیس کا گلہ بان مسلمان ہو گیا۔ اس نے رسول اکرمؐ کی خدمت میں عرض کی کہ اس رئیس کی بہت سی بکریاں میری تحویل میں ہیں۔ ان کا کیا کروں؟ حضورؐ نے فرمایا کہ ان بکریوں کا منہ رئیس کے قلعہ کی طرف کر کے انہیں قلعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طرف ہانک دو۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے مالک کے پاس پہنچا دے گا۔ چنانچہ مسلمان گلہ بان نے ایسا ہی کیا۔ جب بکریاں قلعہ کے پاس پہنچیں تو قلعہ والوں نے انہیں قلعہ میں داخل کر لیا۔ (سیرۃ حلبیہ۔ جلد ۳ صفحہ ۴۸ بحوالہ تفسیر کبیر)

جنگ و جدال کے مواقع پر عموماً اس قسم کی باتوں کا خیال نہیں رکھا جاتا اس موقع پر وہ بکریاں دشمن کے لئے تقویت کا موجب بن سکتی تھیں لیکن چونکہ وہ بطور امانت گلہ بان کے سپرد کی گئی تھیں اس لئے حضور اکرمؐ نے ان کی واپسی کا ارشاد فرمایا۔

بعض روایات میں مذکور ہے کہ عثمان بن طلحہ بن عبدالدار شیبی خانہ کعبہ کے کنجی بردار تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر وہ کنجی ان سے زبردستی لے لی گئی۔ اس موقع پر یہ آیت اتری اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر یہ امانت انہیں واپس کر دی گئی وہ بڑے متعجب ہوئے اور کنجی کی اس طرح واپسی کا سبب دریافت کیا۔ اس پر حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے۔ وہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔

اسلام کی اس انصاف پرور تعلیم اور امانتداری کے شاندار عملی نمونہ کا ان پر اس قدر اثر ہوا کہ فوراً مسلمان ہو گئے۔ (تفسیر کشاف زمخشری)

بہرحال یہ واقعہ آیت مذکورہ بالا کی شانِ نزول سے متعلق بیان ہوا ہے لیکن معنوی لحاظ سے امانت کے ہر جزو پر اس ارشاد کا اطلاق یکساں ہے اور مفسرین نے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس میں شریعت کی امانتِ الٰہی بھی شامل ہے۔ (تفسیر کشاف زمخشری)

حکومت کو بھی اسلام نے امانت قرار دیا ہے۔ حکومتی ادارے بھی امانت کی ذیل میں آتے ہیں۔ اور اس میں امورِ سلطنت ان لوگوں کے سپرد کرنے کا ارشاد ہوا ہے یعنی امورِ مملکت ایسے افراد کے سپرد کرو جو ان کے اہل ہوں۔ جنبہ داری۔ خویش پروری اور خود غرضی سے کام نہ لینے والے ہوں۔ بلکہ رموز و امور مملکت کو قومی امانت سمجھتے ہوں۔ اس آیت میں "امانات" کے لفظ کی وسعت میں عدل و انصاف بھی شامل ہے جو حاکموں کو اپنی رعایا کے حقوق ادا کرنے پر مجبور کرتا ہے (تفسیر ابن جریر طبری) اور وہ تمام امانتیں بھی اس میں شامل ہیں جن کو ان کے مالکوں کے سپرد کرنا فرض ہوتا ہے اور اس سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ امانت کا دائرہ صرف روپے پیسے۔ جائداد اور قیمتی اشیاء تک ہی محدود نہیں بلکہ ہر مالی۔ جانی۔ قانونی۔ اخلاقی۔ شرعی۔ نفسانی روحانی۔ معاشرتی۔ تمدنی۔ ملکی۔ قومی۔ مذہبی۔ انفرادی۔ اجتماعی اور حکومتی امانتوں پر بھی محیط ہے۔ اگر کسی کی کوئی چیز یا کسی کا کوئی حق کسی کے پاس ہے تو اس کی کما حقہٗ واپسی۔ اطمینان بخش ادائیگی اور امانت دار کی پوری طرح تسلی کرانا ہر مسلمان امین کا فرضِ عین ہے علاوہ ازیں کسی کا کوئی راز کسی کو معلوم ہے۔ اس کی رازداری۔ معاہدات کی پابندی مجالس میں ہونے والی گفتگو کی پردہ پوشی۔ مشورہ لینا اور مشورہ دینا۔ ملازمت و تجارت کے میثاق فرائض مفوضہ کی ادائیگی وغیرہم یہ سب امانتیں ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث میں ان جزئیات کی تفصیل متعدد جگہ بیان ہوئی ہے اور اسلام نے امانت کے مفہوم کو پوری شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا ہے، تاکہ کسی قسم کا کوئی اشتباہ باقی نہ رہے۔ مکارم اخلاق کے مظہر اتم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور آپ کا اسوۂ حسنہ۔ خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تعامل اور صحابہ کرام رضؓ کی مثالیں اس ضمن میں ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں۔

امانت کی ادائیگی کے ضمن میں ایک جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:۔

"فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ"

(البقرہ: ۳۲)

جو امین بنایا گیا ہے اسے چاہیئے کہ اپنی امانت ادا کر دے اور چاہیئے کہ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرے۔

یعنی لے کر مکر نہ جائے یا ادائیگی میں حیلے بہانے نہ کرے یا اس میں بلا اجازت کوئی تصرف یا ہیر پھیر نہ کرے یا اگر کسی نے کوئی بات کہی تو اس کے اعتماد سے غلط فائدہ نہ اٹھائے اسی طرح اور بہت سے امور ہیں جن میں انسان کو امین بنایا جاتا ہے پس جو امین ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے امانت میں کسی قسم کی خیانت نہ کرے۔

پھر فرمایا:۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ"

(الانفال: ۲۸)

اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی خیانت نہ کرو اور اپنی امانتوں میں بھی جان بوجھ کر خیانت نہ کرو

مطلب یہ کہ رسول اللہؐ کے قول و فعل سے بھی تم پر حقیقت کھل گئی ہے۔ اگر پھر بھی تم خیانت کا ارتکاب کرو گے تو سخت سزا ملے گی۔ حقوق اللہ کے معاملہ میں تو انسان خیانت کا ارتکاب کر کے خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بن جاتا ہے۔ اور انبیاء و مرسلین کے معاملات میں اتنے واضح۔ روشن اور دلوں پر اثر کرنے والے اظہر من الشمس ہوتے ہیں کہ جان بوجھ کر ہی خیانت کا ارتکاب کرنے والے خیانت سے کام لیتے ہیں۔ والعیاذ باللہ!

اسی طرح حقوق العباد کے معاملہ میں بھی امانت داری کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

(باقی باقی)

یہ شخص ناکام رہنے والا نہیں

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب (جو ابھی بیعت سے مشرف نہیں ہوئے تھے) بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ایک شخص آیا اور اس نے نہایت ترش روئی سے حضور علیہ السلام کو مخاطب کیا اور بہت گالیاں دیں۔ حضورؑ خاموش ہو کر سنتے رہے۔ احباب چاہتے تھے کہ اسے مجلس سے باہر نکال دیں مگر حضرت اقدسؑ نے منع فرما دیا۔ حتیٰ کہ وہ بکواس کرتے کرتے خود ہی خاموش ہو گیا۔ اس کے خاموش ہو جانے پر حضرت اقدسؑ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا کہ "بھائی کچھ اور بھی کہہ لیجئے" یہ الفاظ سن کر اس پر سخت رقت طاری ہوئی اور گڑگڑا کر حضورؑ پُرنور کے پاؤں پر گر پڑا اور معافی کا خواستگار ہوا اور کہنے لگا کہ مجھ سے سخت نادانی ہوئی میں حضورؑ کے مرتبہ کو پہچانتا نہیں تھا۔ اس وقت ایک معزز ہندو بھی مجلس میں تھا۔ اس نے مولوی رحیم اللہ صاحب لاہوری کو حضور علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ شخص مجھے ناکام رہنے والا معلوم نہیں ہوتا۔ یہ دنیا کو جیت جائے گا اور یہ بھی کہا کہ مسیح (موسوی) کے تحمل اور بردباری کا حال میں نے کتابوں (بائبل وغیرہ) میں پڑھا تھا مگر مرزا صاحب کا نمونہ اس سے کچھ کم نہیں۔

مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب فرماتے ہیں کہ اس واقعہ نے میرے دل پر اتنا اثر کیا کہ میں نے فوراً بیعت کر لی۔ دوسرے دن میرے بھائی مرزا ایوب بیگ صاحب نے بھی بیعت کر لی۔

(اصحاب احمد جلد اوّل صفحہ ۷۴)

مرسلہ: مکرم مقصود احمد صاحب • ناصر آباد کالونی • ربوہ

مختارِ عام کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کو ایک مختار عام پٹواری یا قانون گو جو کم از کم دس سال کا تجربہ رکھتا ہو۔ کی ضرورت ہے تعلیم کم از کم میٹرک پاس ہو۔ زمین اور جائیداد کے کاروبار سے واقف ہو۔ عدالتی کاموں کا تجربہ ہو۔ صحت اچھی ہو۔ مرکزِ سلسلہ میں رہائش رکھتے ہوئے خدمتِ دین کے خواہشمند کے لئے اچھا موقع ہے۔ درخواستیں امیر جماعت یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ خواہشمند احباب ذاتی طور پر ناظم صاحب جائیداد صدر انجمن احمدیہ یا ناظر دیوان سے ملیں۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ)

قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ فہرست ہائے تجنید خدام برائے سال ۱۹۸۳-۸۴ء جلد بھجوا دیں (مہتمم تجنید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیبل ٹینس۔ بیڈمنٹن

ایوان محمود ربوہ میں شعبہ صحت جسمانی کے تحت ٹیبل ٹینس اور بیڈمنٹن کی کھیلیں باقاعدہ طور پر جاری ہیں۔

ان ہر دو کھیلوں کے کھلاڑی حضرات سے درخواست ہے کہ اس انتظام سے ذوق و شوق سے فائدہ اٹھائیں۔ (مہتمم صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی:۔
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

ماڈرن سٹائیل اینڈ بیسٹ کوالٹی میں ہر قسم کے سینڈل اینڈ شوز
قرطبہ شوز سٹور ریلوے روڈ ربوہ
سے خرید فرمائیں

200 دو سو کیورز
200 مزمن امراض کی کیورز ملک بھر میں ۱۵ر فی کیور کے مقررہ نرخ پر دستیاب ہیں۔ ہر پاکستانی کیلئے لٹریچر فری
میڈیکل لائن کے لیے خدمتِ خلق
پبلسٹی۔ تیز رفتار سیل۔ اور مثالی منافع کی سکیمیں پیش ہیں۔ صرف ایک خط کے بدلے،
کیورٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون 606/607

MEDICAL WRITERS!
We need medical writers, for preparing detailed literature on Curative System of Medicine, on different topics e.g;
Eyes & Eyesight
Mind & Memory
Respiratory System
Circulatory System
Nervous System
Digestion & Urology etc.
good terms for good hands.
Curative Med. Co.
Regd. RABWAH Ph - 606

ریڈی میڈ سوٹ، ساڑھیاں بنوانے اور خریدنے کیلئے
نفیس زری اینڈ ٹیلرز
گولبازار ربوہ میں تشریف لائیں

تیز رفتار ترقی کی ضمانت
انعام ٹریڈرز رحمت بازار ربوہ کو فوری طور پر ایک سیلزمین کی ضرورت ہے
خواہش مند احباب امیر صاحب یا صدر حلقہ سے تصدیق کروا کر فوری طور پر رجوع فرمائیں۔

آپکو
جلسہ سالانہ
میں
شمولیت مبارک ہو
ایوان محمود کے بالکل سامنے حضرت حکیم نظام جان صاحبؓ کا چشمۂ فیض
مشہور دواخانہ
حسب معمول مصروف خدمت ہے
حکیم عبدالحمید
مشہور دواخانہ ربوہ فون ۶۳۸

★ فینسی چوڑیاں ★ آرٹیفشل جیولری
★ ڈیکوریشن پیس ★ بچوں کے کھلونے
★ سامان ڈیکوریشن
اور دیگر تحفہ جات کے لئے
گفٹ سنٹر
باجوہ مارکیٹ گولبازار ربوہ

فینسی چوڑیاں۔ بچوں کے کھلونے
کھیلوں کا سامان آرٹیفشل جیولری
ہوزری کیلئے
شاہد شاپنگ سنٹر
افضل مارکیٹ گولبازار ربوہ
(دکان گلی کے اندر ہے)

بوہڑ والی گولیاں رجسٹرڈ
صحت و شباب مکمل کورس ۳۰ر
جلسہ سالانہ کے موقع پر اقصیٰ روڈ ربوہ پر ملیں
قاضی دواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ حافظ آباد گوجرانوالہ

جائیداد کی
خرید و فروخت
کیلئے
با اعتماد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز
۵۲۱
گھر ۴۳۱
ریلوے روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن
رحمت بازار ربوہ
کو
یاد رکھیں

قائم شدہ: ۱۹۱۱ء
دواخانہ حکیم نظام جان
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد، اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لئے
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۳۹۹۷، پوسٹ بکس: ۲۲۲
ایجنسیز: فون ۵۵۸
دواخانہ حکیم نظام جان اقصیٰ چوک ربوہ
جلیل دواخانہ، شیخوپورہ
محبوب یونانی دواخانہ مین بازار گجرات

فضل الٰہی مارکیٹ کالج روڈ ربوہ میں
★ آپ کی ضروریات کا حل
- اگر آپ مکان خریدنا چاہتے ہوں
- اگر آپ مکان فروخت کرنا چاہتے ہوں
- اگر آپ پلاٹ کی خرید و فروخت کرنا چاہتے ہوں
- اگر آپ مکان یا دکان کرایہ پر دینا یا حاصل کرنا چاہتے ہوں
- اگر آپ مکان وغیرہ تعمیر کرنا چاہتے ہوں
- اگر آپ گھریلو سامان کی خرید و فروخت کرنا چاہتے ہوں

تو درج ذیل پتہ پر تشریف لائیں، امید ہے آپ ہمیں بہتر خدمت کا موقعہ عطا فرمائیں گے۔
آپ کے خادم: شیخ ممتاز رسول
ممتاز اینڈ سنز ۳/ افضل الٰہی مارکیٹ دارالبرکات ربوہ

افغان ٹیبر ورکس
فیکٹری ایریا
لکڑی کا عمارتی کام
مثلاً
دروازے کھڑکیاں اور فلش دروازے، وارڈروب انگلش طرز کا اور سادہ الماریاں
ہر قسم کا لکڑی کا کام تسلی بخش دیانت داری سے کیا جاتا ہے
اچھے کاریگر، بہترین دیار کیل اعلیٰ قسم
اچھے کام کی ضمانت
حبیب اللہ خان پسر خانمیر خان مرحوم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسلسل نمبر ۲۵۳۲۲

میں طاہرہ مبشر صاحبہ زوجہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبشر قوم مندرانی بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۲-۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) زیورات طلائی چوڑیاں ۴ عدد۔ بالیاں دو عدد کل وزن ۴ تولہ پانچ ماشہ مالیتی ۷۰۰۰/- روپے

۲۔ نقد رقم جو حق مہر کی صورت میں خاوند محترم نے دی ہے ۳۰۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے یکصد روپیہ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کردوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- طاہرہ مبشر رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازی خان۔

گواہ شد :- عبدالرحمٰن مبشر خاوند موصیہ

گواہ شد :- نصر اللہ خان جیوے پاکستان کلاتھ ہاؤس ڈیرہ غازی خان ۔

مسلسل نمبر ۲۵۳۲۳

میں نصیر احمد صدیقی ولد محمد اقبال صاحب صدیقی قوم صدیقی قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن روٹرڈم ہالینڈ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱۱-۱۹۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔

اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار تین صد گلڈر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کردوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- نصیر احمد صدیقی معرفت وکالت مال ثانی تحریک جدید ربوہ

گواہ شد :- عبدالحکیم اکمل مبلغ ہالینڈ

گواہ شد :- میر عبدالرشید تبسم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہالینڈ ۔

مسلسل نمبر ۲۵۳۲۴

میں امۃ الرحمٰن زوجہ نصیر احمد خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷-۲-۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے :-

(۱) زیورات طلائی کانٹے ایک جوڑی لاکٹ ایک عدد۔ نیکلس ایک عدد۔ چوڑیاں ۴ عدد۔ کوکا طلائی ایک عدد۔ کل وزن ۱۰ تولے۔

(۲) مشین سلائی مالیتی ۴۰۰/- روپے۔

(۳) حق مہر ۱۵۰۰/- روپے وصول شدہ۔

اس وقت مجھے سات صد روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کردوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- امۃ الرحمٰن زوجہ نصیر احمد خاں ۲۴/۲۲ ہرکشن روڈ کوئٹہ

گواہ شد :- نصیر احمد خاں خاوند موصیہ ۲۴/۲۲ ہرکشن روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد :- تنویر احمد پسر موصیہ۔

مسلسل نمبر ۲۵۳۲۵

میں نصیر احمد خاں ولد رحیم اللہ خاں صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ گورنمنٹ پنشنر عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۲-۸۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مجھے سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے پر ۱۶۰۰۰/- روپے کمتہ بحویٹی ملی تھی اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۴۵/- روپے اور ۲۰۰/- روپے کل ۶۴۵ روپے ماہوار بصورت پنشن اور بصورت ٹائلوم مل رہے ہیں۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کردوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نصیر احمد خاں مکان ۲۴/۲۲ ہرکشن روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد :- اسد اللہ خاں وصیت ۱۸۹۸۲ ہرکشن روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد :- تنویر احمد پسر موصی

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

کے پیش نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں شدید تڑپ تھی کہ آپ کے مخلص و فدائی احباب اس جلسہ میں شرکت کو اپنا دائمی معمول بنالیں تاکہ کوئی ایک بھائی بھی ایسا نہ ہو جو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے، معلومات دینی وسیع ہونے، معرفت کے ترقی پذیر ہونے، تعلقات اخوت کے استحکام پذیر ہونے اور دنیا بھر میں غلبہ اسلام کی راہیں کھلنے کے اس انمول موقع اور اس کی عظیم الشان برکات سے محروم رہے۔ اسی لئے آپ نے مخلصین جماعت کے لئے لازمی قرار دیا کہ وہ اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کے لئے ضرور آئیں اور اس عزم و تعہد سے آئیں کہ گویا کھنچے چلے آئیں۔ چنانچہ آپ نے اسی اشتہار میں مزید رقم فرمایا:

"سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی"۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے مخلص و فدائی احباب کیا مرد اور کیا عورتیں کیا بوڑھے اور کیا بچے ہر سال ہی ملک کے کونہ کونہ سے ہی نہیں بلکہ مشرق و مغرب کے دور دراز کناروں تک سے دیوانہ وار کھنچے چلے آتے ہیں اور تشریف لانے والوں کی تعداد میں سال بہ سال معتدبہ اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے۔ امسال بھی احباب آئیں گے دیوانہ وار آئیں گے اور پہلے سے بڑھ کر تعداد میں آئیں گے اور اس طرح خدا تعالیٰ پہلے سے بھی بڑھ کر شان کے ساتھ اپنی بشارتوں کو پورا کر دکھائیگا اس لئے کہ ذالک تقدیر العزیز العلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدیمی مخلص خادم سلسلہ، سابق ناظر اعلیٰ ثانی
محترم میاں غلام محمد اختر صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ: ۲ر فتح/دسمبر - نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیمی مخلص خادم محترم میاں غلام محمد اختر صاحب سابق ناظر اعلیٰ ثانی صدر انجمن احمدیہ یکم دسمبر ۱۹۸۳ء سوا تین بجے دوپہر ۸۲ سال کی عمر میں اسلام آباد میں انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کے صاحبزادے مکرم میاں حمید اختر صاحب جنازہ لے کر جمعہ کے روز ۲ر دسمبر کی صبح ۷ بجے ربوہ پہنچے یہاں بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی - تدفین مکمل ہونے پر محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل استاد جامعہ نے دعا کروائی -

مرحوم نے ریلوے میں سینئر پرسنل آفیسر کے عہدے سے قبل از وقت از خود ریٹائرمنٹ لے کر خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا چنانچہ آپ کو ناظر دیوان، ناظر تجارت، ناظر زراعت اور ناظر اعلیٰ ثانی کے طور پر سالہا سال تک خدمات بجا لانے کی توفیق ملی اس کے بعد بیماری کی وجہ سے سلسلہ کی خدمات سے ریٹائر ہو گئے -

مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے معتمد خصوصی تھے اور جماعتی خدمت میں آنے سے قبل صدر انجمن احمدیہ کے کمشن کے بھی سیکرٹری رہے تھے - باضابطہ خدمات پیش کرنے سے قبل بھی جماعتی خدمات میں پیش پیش رہتے تھے

مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں - بیٹوں میں مکرم میاں حمید اختر صاحب اسلام آباد، میاں منصور اختر صاحب بار ایٹ لاء لندن اور مبشر اختر صاحب شامل ہیں -

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں بلند ترین مقامات سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو - آمین -

درخواست دعا

● محترم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب ایم اے استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ ہنوز بیمار ہیں - اصل جلدی بیماری HERPES ZOSTER میں تو کافی افاقہ ہے لیکن اس کے اثر کی وجہ سے آنکھ میں تشویشناک پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے جو باعث تشویش ہے - نظر میں کمزوری پیدا ہو رہی ہے -

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں کو دور کر کے کامل صحت عطا فرمائے - آمین!

● مکرم چوہدری عبد الاول خان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ گھوڑے پر سے گرنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں - احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے - آمین -

- (بقیہ فراتس) -

فلاسفی" اور دیگر کتب بھی ان کو دی گئیں سائنس اور امن عالم کے عنوان پر ایک کانفرنس میں دنیا کے مشہور سائنسدان اکٹھے تھے ان میں ۱۸ نوبل پرائز حاصل کرنے والے بھی تھے - ایک یونیورسٹی ہال میں یہ کانفرنس منعقد ہوئی - ڈاکٹر سلام صاحب کا نام بھی مقررین میں تھا لیکن آپ کسی وجہ سے تشریف نہ لا سکے - اس موقعہ پر مختلف احباب سے ملاقات ہوئی -

بک شاپ پر بھی محترم شیخ صاحب گئے جس کے نتیجہ میں لندن میں انہیں احمدیت پر کتب کا آرڈر حاصل ہوا - الحمد للہ!

(مرسلہ: وکالت تبشیر)

حضرت اقدس فرماتے ہیں
"توبہ استغفار کرتے رہو - کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے اُسے رزق میں کشائش دیتا ہے"
(البدر ۶ر فروری ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

فتنہ و فساد سے اجتناب جماعت احمدیہ کے عقیدے کا جزو ہے

نظارت امور عامہ کی طرف سے مرسلہ ایک پریس ریلیز

نظارت امور عامہ ربوہ نے مورخہ ۱/۱۲/۸۳ کو جاری کئے گئے ایک پریس ریلیز میں کہا ہے کہ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۸ر دسمبر ۱۹۸۳ء صفحہ آخر کالم ۲-۳ میں جمعیت العلماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ پر "جارحانہ سرگرمیوں" "مسلمانوں کو دھمکیاں دینے" اور "جارحانہ حملے کرنے" کا الزام عائد کیا ہے

پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند جماعت ہے جو قانون وقت کی اطاعت اور ملک میں امن و امان قائم رکھنے اور ہر قسم کے فتنہ و فساد سے مجتنب رہنے کو اپنے عقیدے اور ایمان کا جزو سمجھتی ہے اس کے پیش نظر اس قسم کی باتیں محض جھوٹے الزامات ہیں جنکی کوئی حقیقت نہیں اور جو محض تعصب بدظنی اور فتنہ پردازی کا نتیجہ ہیں - اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے افراد کو اپنے فضلوں سے نوازے اور ہر مشکل صورت حال میں اپنے فضل سے نصرت و دستگیری فرمائے آمین

جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا میں غیر معمولی بیداری

سال رواں کی پہلی سہ ماہی میں گزشتہ سال پہلی سہ ماہی سے دوگنا چندے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ساری جماعت کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ نیز پاکستان کو غیر معمولی بیداری کی توفیق عطا فرمائی ہے اس کی ایک مثال جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کی ہے - آمدہ رپورٹ کے مطابق مالی سال رواں ۸۴-۱۹۸۳ء کی پہلی سہ ماہی میں چندہ جات کی وصولی (۲۵۱۹۷ نیرا) گزشتہ سال کی پہلی سہ ماہی (۳۵۵۸۹ نیرا) سے دوگنا ہوئی ہے -

امیر و مبلغ انچارج برادرم مکرم فضل الٰہی انوری صاحب، برادرم منیر احمد بسمل صاحب مبلغ، دیگر مبلغین کرام، جملہ عہدیداران جماعت اور سب مخلصین جماعت نائیجیریا احباب کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں - احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے - ان کے جذبہ خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے - انہیں بیش از پیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے اور یہ اپنے رب سے راضی رہیں اور وہ ان سے راضی ہو -

جماعت احمدیہ کا (۹۱) واں سالانہ جلسہ

احباب کی خدمت میں دعاؤں اور مشوروں کیلئے خاص گذارش

جیسا کہ احباب "الفضل" میں شائع شدہ اعلانات سے جان چکے ہیں کہ حسب منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا اول جلسہ سالانہ سابقہ روایات کے مطابق مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر بروز سوموار، منگل، بدھ مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے - اس سلسلہ میں ابتدائی انتظامات ہو چکے ہیں اور مزید کے لئے کارروائی ہو رہی ہے - میں جملہ احباب کی خدمت میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ جلسہ کے انتظامات کی بحسن و خوبی تکمیل اور کامیابی کے لئے خاص دعاؤں کے ساتھ ہماری مدد فرمائیں - نیز یہ گذارش بھی کرتا ہوں کہ اگر ان انتظامات کو بہتر اور زیادہ مفید بنانے کے لئے کوئی خاص تجویز ان کے ذہن میں ہو تو اس سے بھی نظارت ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں - نظارت اپنے حالات کے مطابق حتی الامکان ایسی تجاویز کو ملحوظ رکھے گی - (انشاء اللہ تعالیٰ)

(ناظر اصلاح و ارشاد - ربوہ)